خواتین کا ذوق حدیث

راشد محمود سلفی
معلم و مدرس جامعہ سلفیہ

مسلم مرد وخواتین نے دور نبوی سے ہی حدیث کی جانب توجہ دینا شروع کر رکھی ہے کیونکہ اس میں ان کی ہدایت ہے اور گمراہی سے بچاؤ کا سامان ہے۔ مسلمان مرد ہو یا عورت کئی امور میں بلا امتیاز مخاطب ہیں۔

ارشادی باری تعالیٰ ہے

من عمل صالحا ص من ذکر اونثی وھو مومن فلسفینه حیاۃ طبیة والنجر بیھم اجر ھم با سحن ما کانوا یعلمون(القرآن)

ترجمہ: جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطاء فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔

عورت کو یہ خیال ہرگز نہیں آنا چاہیے کہ شرعی احکام میں وہ مخاطب نہیں بلکہ بعض احکام شرعی میں اگرچہ صرف مرد ہی مخاطب ہوں مگر وہ عموماً مرد وخواتین دونوں کے ہیں جبکہ کئی مقامات پر صراحۃ عورتوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور بہت واضح طور پر مونث کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ!

ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات الی آخرہ

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں۔

امام احمد امام نسائی امام ابن ماجہ امام ابن جریر الطبرانی ابن منزر امام ابن مردویہ اور طبرانی میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قرآن پاک میں مردوں کی طرح ہمارا عورتوں کا تذکرہ کیوں نہیں تو بعد ازاں ایک دن اچانک میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے لوگو! جس طرح اسلام میں بعض احکامات مردوں کے ساتھ خاص ہیں اسی طرح بعض امور عورتوں کے ساتھ خاص ہیں اور کچھ دونوں میں مشترک جو ذمہ داریاں مرد وعورت نے مشترکہ نبھائی ہیں ان میں ایک حدیث نبوی کا اہتمام بھی ہے۔

حدیث نبوی پر مرد حضرات کی خدمات کو بے شمار لوگوں نے اپنا موضوع بنایا ہے چنانچہ میں نے حدیث رسول اللہ ﷺ کے متعلق عورتوں کی خدمات کا موضوع اختیار کیا ہے۔

امہات المومنین اور ذوق حدیث!

آپ نے تمام مرد و زن میں وہ علم پہنچا دیا جو اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو عطا کیا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا **بلغ الشاهد الغائب**

اور مزید فرمایا **نضر الله امراء سمع منا شيا فبلغه كما سمع**

خوش و خرم رکھے اللہ پاک ایسے بندے کو جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی اور اس کو اس طرح آگے بیان کر دیا۔ جس طرح آپ ﷺ نے بعض دینی احکام کی عملی تطبیق مسلمانوں کو سکھانے کیلئے صحابہ کے سامنے پیش کی۔ مثلاً

نماز کا طریقہ: فرمایا (**صلوا كما رايتموني اصلي**) اسی طرح حج کے طریقہ کار کے بارے میں فرمایا **خذوا عني مناسككم**

آپ ﷺ مسجد نبوی میں اکثر اوقات صحابہ اور صحابیات کو درس دیتے تھے جب مردوں کا رش بڑھ گیا تو عورتوں نے الگ دن کا مطالبہ کیا تا کہ صحابیات اپنے خاص مسائل میں سوال و جواب کر سکیں۔

ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مرد حضرات آپ کی میراث کا زیادہ حصہ لے گئے ہیں ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر فرمایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم فلاں فلاں جگہ جمع ہو جانا میں آؤں گا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ خواتین آئیں انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مرد حضرات آپ ﷺ کے پاس اکثر رہتے ہیں اور دینی احکامات سیکھ لیتے ہیں مگر ہمارے لیے بھی کوئی وقت مقرر فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا میں ضرور آؤں گا تو آپ ﷺ ایک دن تشریف لائے تو اس دن آپ ﷺ نے فرمایا جس عورت کے تین بچے بچپن میں فوت ہو جائیں اور وہ عورت اس پر صبر کرے تو اس کے لیے وہ بچے جہنم سے نجات کا سبب بن جائیں گے۔ تو فوراً ایک عورت بولی اگر دو ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں دو۔

امام بخاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

ایک دن آپ ﷺ خطبہ عید دینے کے بعد عورتوں کے پاس تشریف لائے اور بلال حبشی رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے آپ نے عورتوں کو وعظ نصیحت کی اور صدقہ خیرات کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں اتار کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس مال کو کپڑے کے ایک کونے میں جمع کر رہے تھے۔

الشیخ محمد احمد ابوزھو:۔ کے قول کے مطابق آپ ﷺ کی مجلس صرف مردوں پر مشتمل نہیں ہوتی تھی بلکہ عورتوں کی کثیر تعداد شامل ہوتی تھی وہ اجتماعی مجلس عام ہو یا خاص جیسے نماز عیدین اور خطبہ جمعۃ المبارک کے موقعہ پر آپ ﷺ سب کو احکامات دینی بتاتے تھے۔

ڈاکٹر محمد حجاج الخطیب:۔ عورتوں کا ذوق حدیث کے واقعات دیکھ کر یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ عورتیں حفظ حدیث تبلیغ حدیث' میں مردوں سے پیچھے نہیں حتی کہ ہم دیکھتے ہیں جب صحابہ کرام کی تعداد میں اضافہ ہوا تو عورتوں نے ایک وقت کا مطالبہ کر دیا تا کہ وہ بھی اپنے ذاتی مسائل میں آپ ﷺ سے سوال' جواب کر سکیں' اور ویسے بھی یہ بات عقل میں آتی ہے کہ صحابہ کرامؓ ایسے مسائل آپ ﷺ سے نہیں پوچھ سکتے تھے جو عورتوں کے ذاتی اور خاص مسائل ہوتے ہیں اس سلسلہ میں بالخصوص امہات المومنین اور بالعموم صحابیات نے بڑا کردار ادا کیا ہے۔

ایسے خاص مسائل پر اطلاع پانے کیلئے امہات المومنین ہی ایسا کام کر سکتی تھیں نہ کہ کوئی اور کیونکہ وہ مسائل لینے کا مرکز تھیں اور آپ ﷺ کی گھریلو زندگی سے خوب واقف تھیں اور اسی بات کے متعلق الشیخ محمد احمد ابوزہو مزید لکھتے ہیں کہ دینی احکام کی تبلیغ کے سلسلہ میں ازواج مطہرات کی کوششوں کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

اسی حکمت کے تحت اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو چار سے زائد شادیاں کرنے کی اجازت دے رکھی تھی تا کہ جس قدر امہات المؤمنین میں اضافہ ہوا تنے ہی زیادہ مسائل حل ہونگے تمام کے تمام دینی احکام بیان کرنا ایک یا دو عورتوں کے بس کی بات نہیں تھی اور پھر مسائل بھی وہ جو صرف عورت ہی بیان کر سکتی ہے نہ کہ مرد؛

جیسا کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بعض مسائل میں اختلاف ہوا تو امہات المؤمنین کے اقوال کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ امہات المؤمنین کا بہت بڑا احسان ہے امت محمدیہ ﷺ کی بیٹیوں پر کہ انہوں نے ان مسائل کی توضیح اور تشریح کر دی جو عام عورت پوچھتے وقت شرم محسوس کرتی تھیں۔

ذوق حدیث میں مشہور خواتین کا تذکرہ

سیدہ عائشہ صدیقہ' سیدہ ام سلمہ' سیدہ میمونۃ السیدہ حبیبہ' سیدہ اسماء بنت یزید سیدہ اسماء بنت عمیس السیدہ حفصہ' سیدہ اسماء بنت ابی بکر' ام ہانی بنت ابی طالب' ام عطیہ' ام الفضل بنت الحارث' ام قیس بنت محصنہ الربیع بنت سعود' فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ ' خولہ بنت حکیم' ام سلیم بنت للحسانؓ' الشفاء بنت عبداللہ العودیہ' سبعۃ

اسلمیہ' صبلتہ بنت زبیر بن عبدالمطلب' سیدہ بنت صفوان' خولہ بنت قیس الفریحۃ' حرام بنت ملحان وغیرہن

مختلف ادوار عورتوں کا ذوق حدیث:

دورہ نبوت کے بعد عورتوں نے احادیث کو یاد کیا اور دنیا کے مختلف کونوں میں ان کی تبلیغ کی اس میدان میں باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

ام سلمہؓ کی لونڈی اور حسن بصری کی والدہ محترمہ خیرہ' حضرت عائشہؓ سے روایات کرتی ہیں اور ان سے روایت کرنے والے ان کے بیٹے حضرت امام حسن بصری سعید بن ابی الحسن البصری اور دیگر لوگوں نے صحاح ستہ میں سوائے امام بخاری کے باقی تمام نے روایت ذکر کی ہے۔

حفصہ بنت سیرین الا انصاریۃ البصریۃ آپ کی کنیت ام ہذیل اپنے بیٹے کے نام پر تھی آپ کا شمار کبائر تابعات میں ہوتا ہے آپ کے خاوند کا نام عبدالرحمان آپ کو تمام محدثین نے ثقہ اور حجت تسلیم کیا ہے آپ نے 101ھ میں وفات پائی

عمرہ بنت عبدالرحمان بن سعد بن زوارہ بن عدس الانصاریۃ النجاریۃ المدینہ آپ کا شمار کبار تابعات میں ہوتا ہے آپ نے حضرت عائشہؓ کے زیر سایہ پرورش پائی آپ نے 98ھ میں وفات پائی ہے۔

حبابہ بنت عجلان البصری آپ کا شمار کبار محدثات وتابعات میں ہوتا ہے آپ نے امام ابن ماجہ سے حدیث روایت کی ہے

خدیجہ ام محمد آپ نے امام احمد بن حنبل سے سماع کیا اور آپ سے روایت کیا امام صاحب کے صاحب زادے عبداللہ اور دیگر لوگوں نے

زینب بنت سلیمان بن علی بن عبداللہ بن العباس الہاشمی آپ بڑی دیندار عالمہ فاضلہ خاتون تھی آپ نے اپنے والد محترم سے روایت کیا اور ان سے بے شمار لوگوں نے روایت کی۔

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص الزہریۃ المدینۃ امام مالک کی استانی ہے اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں ان سے روایت کیا ابو ایوب السختیانی اور دیگر لوگوں نے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ازواج المطہرات میں چھ کو دیکھا ہے آپ نے 117ھ میں وفات پائی

لمۃ السلام بنت القاضی ابی بکر احمد بن کامل بن خلف بن شجرۃ البغدلیۃ آپ ابی یعلی بن الفراء کی استانی ہیں آپ کی کنیت الفتح ہے علماء میں اکثر نے آپ کے علم افضل کا اعتراف کیا ہے آپ نے 390ھ میں وفات پائی

فاطمہ بنت محمد بن الشیخ ابراہیم بن محمود بن جوہر البطائی آپ سے استفادہ کیا امام ابن جوزی رحمہ اور

آپ نے روایت کی امام بخاری عن ابن الزبیدی سے کئی مرتبہ آپ سے سماع کیا مسلم اور ابن الحصیری اور دیگر لوگو ل نے آپ عابدہ زاہدہ اور علم حدیث میں سند کی حیثیت رکھتی تھی آپ نے 711ھ میں وفات پائی۔

معاذۃ بنت عبداللہ ام الصہباء الدویۃ البصریۃ العابدہ آپ بہت فقیہہ اور عابدہ تھی اور دین میں کافی گہرا فہم رکھتی تھی بڑے بڑے ماہر نقاد ائمہ نے آپ کی توثیق کی ہے

46180

آپ نے 83ھ میں وفات پائی۔

نیز مورٹانیہ کے شنقیطی قبائل کی عورتیں ذوق حدیث میں معروف ہیں اسی طرح سعودی خواتین کی بھی علم و فضل میں شہرت ہے بعض ایسی عورتیں بھی ہے جنہوں نے حدیث میں تخصص کیا اور اکثر مقامات پر شعبہ حدیث کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں

بلکہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کام میں صحابہ کرام کے مبارک دور میں اور عصر حاضر میں عورتیں مردوں کے قدم بقدم شانہ بشانہ نظر آتیں ہیں۔

اور میں اپنی بات کو امام کتانیؒ کے قول سے مکمل کرتا ہوں فرماتے ہیں

خواتین میں رابعہ عدویۃ اور رابعہ شامیہ اور شعونہ قبیلے کی عورتیں بہت مشہور تھی ان سے لوگ ادب، زہد وغیرہ مردوں کی طرح حاصل کرتے تھے ایسی خواتین کی حالات زندگی حدیث، کتب تاریخ اور سیرت کی کتب کا مطالعہ کرنے سے واضح ہوجاتی ہے، اور یہ بات ثابت ہوتی ہے، صحراء افریقہ کی عورتوں میں خصوصاً شنقیا تنکوہ کی عورتیں قابل ذکر ہیں، اور حیرت انگیز بات یہ ہے الشیخ مختار کنتی جو طریقہ الشہیدہ کے بانی ہیے انہوں نے المختصر الخلیلی، یہ کتاب ایک دن مردوں کو ختم کروائی تو دوسری جانب آپ کی بیوی نے عورتوں کو وہی کتاب پڑھا کر مکمل کروائی۔

مختلف ادوار میں خواتین کا ذوق حدیث درایۃ

خواتین صرف خالی حدیث لینے اور بیان کرنے والی نہیں بلکہ حدیث کی حقیقت کو روایۃ، درایۃ، متن حدیث میں نقد، اور اس کے نقل کرنے والے کی زندگی کی مکمل معلومات رکھتی تھی اس مبارک کام میں آقا جان عائشہ صدیقہؓ کا نام بہت مشہور ہیں اللہ پاک نے آپ کو فہم، ذکا میں وافر حصہ عطا فرمایا تھا آپؓ رسول اللہ ﷺ کے مسائل کی تشریح وتوضیح کیلئے سوال کرتی تھی

جو آپؓ سے مخفی ہوتے اور آپؓ بہت ساری قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی وضاحت فرماتیں۔

ابن ابی ملیکہؓ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ کوئی حدیث سنتی اس کی حقیقت معلوم نہ ہوتی تو بار بار

صراحت کرتی تھی تا کہ اس کی حقیقت معلوم ہو جائے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے من حوسب عذب' تو میں نے کہا اللہ رب العزت کا فرمان تو اس طرح ہے فسوف یحاسب حسابا یسیرا' تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس سے اس کے اعمال کے بارے میں مناقشہ کیا گیا اس کو عذاب ہوگا حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کا حرص دیکھو کر حدیث کے فہم میں اور اسی طرح دوسری مثالیں۔

ابن عباسؓ سے پوچھا جو انہوں نے جنت پر اہل خانہ کے رونے پر عذاب ہوگا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں بخدا آپ نے ہرگز نہیں فرمایا کہ گھر والوں کے رونے پر اللہ پاک اہل ایمان کو عذاب دیتے ہیں بلکہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ کافر کے اہل خانہ جب اس پر روتے ہیں تو اس بنا پر اللہ پاک اس کو عذاب میں اضافہ فرما دیتے ہیں پھر فرمانے لگیں تم کو قرآن کی نص کافی ہے۔ ولا تزرو وزرہ اخری

علماء کرام نے کوئی ایسی شرط نہیں لگائی کہ راوی پر صرف مرد ہی نہیں نقد کر سکتا ہے عورت نہیں کر سکتی بلکہ عورت بھی کر سکتی ہے۔ اس بات پر واقعہ افک دلالت کرتا ہے۔ جب آپ نے حضرت علیؓ سے اس واقعہ کے متعلق رائے طلب کی تو حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ بریرہؓ سے پوچھ لوں وہ کیا جواب دیتی ہے تو آپ نے حضرت بریرۃ سے حضرت عائشہ کے متعلق پوچھا کہ اے بریرہ کیا تو کوئی شک والی چیز دیکھتی ہے عائشہ میں تو بریرۃ نے جواب دیا نہیں اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اگر میں اس پر کوئی معاملہ چھپانے والی ہوتی تو وہ یہ تھا کہ یہ نو عمر ہے آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔

ہر مشکل وقت میں مسلمان خواتین نے امہات المؤمنین کے نقش قدم کی پیروی کی ہے خواہ وہ کام حدیث کے روایت کرنے' حدیث پر نقد کرنے' اور راوی پر جرح تعدیل کا حکم لگانے کا ہو۔

امام بغدادی؛ ام عمر الثقفیہ بنت ابی صخن احسان بن زید کی جرح نقل کی ہے جو انہوں نے اپنے باپ کی بارے میں کی۔

جاء فی تاریخ بغداد انہا قالت ابی عجوز صدوق'

الحاصل درایۃ حدیث کی خدمت میں عورت کی محنت و کاوش کو کبھی نہیں فراموش کیا جا سکتا تحقیق آپ نے علم حاصل کرنا ہر مرد عورت پر واجب قرار دیا قال علیہ السلام

طلب العلم فریضة علی کل مسلم 'علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

اور حدیث کے علم کی خدمت کرنا' معرفت حاصل کرنا' ہر مسلمان اس کا خواہش مند ہے' اسی لیے تو مزید آپ ﷺ نے فرمایا۔ من یرید اللہ بہ خیراً یفقهه فی الدین

اس کے ساتھ اللہ پاک بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں اور ہم عصر حاضر کی مسلم خواتین کو ذوق حدیث میں اس طرح محنت کرتی نظر آتی ہیں جس طرح پہلے زمانے کی عورتوں نے حدیث کی خدمت کی تھی اور منکر حدیث کا رد کیا کرتی تھیں اور اگر ہم آج کے دور کی بات کریں تو عورتیں اس میں اس میدان میں مردوں سے کم محنت کرتیں نظر آتیں اس کے چند اسباب ہیں۔

1-......آج کی عورت صرف گھر کے کام کاج میں مشغول ہوگئی ہے اگر وہ شادی شدہ ہے تو وہ آدمیوں کی مجلس میں نہیں جاسکتی جس کیلئے اس آیت مبارکہ سے غلط استدلال کیا جاتا ہے۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولىٰ

2......حدیث کے لیے عورت کا سفر کرنا آج کل بالکل ناپید ہو چکا ہے کہ وہ سفر کریں اور علماء سے ملاقات کریں اور ان سے اکتساب علم کریں۔

3......اکثر عورتیں مردوں سے علم حاصل کرنے میں عار محسوس کرتیں ہیں خاص کر ان سے بات کرنا اگر کچھ کرتیں بھی ہے تو وہ بھی پردے کے پیچھے۔

4......آج کل عورت کا باپ' بھائی' خاوند' علم حدیث میں اتنی زیادہ دلچسپی نہیں لیتے اگر یہ حضرات علم حدیث میں مشغول نظر آتے ہوتے تو ان پر خود بخود اثر پڑھتا۔

اس بحث کے آخر میں امام بغدادی رحمۃ کی رائے پیش خدمت ہے۔

ان لوگوں کے رد میں جو نقد روارۃ میں صرف مرد کی شرط لگاتے ہیں

امام بغدادی رحمۃ نے باب قائم کیا باب کون المعدل امراۃ او عبدا او صبیا

فرماتے ہیں جب یہ بات ثابت ہے کہ عادل عورت کی خبر کو قبول کیا جاتا ہے تو اس بات پر ائمہ سلف کا اجماع ہے عورت کی جرح تعدیل بھی قبول کی جائے گی۔

آخر میں عاجزانہ گذارش یہ ہے

موجودہ خواتین کو فہم حدیث کی ضرورت ہے جس طرح سابقہ خواتین نے روایۃ' درایۃ اور مختلف زمانوں' علاقوں میں سنت نبوی کی خدمت کی ہے'۔

بچپن میں خاص کر ان کی تربیت کی جائے اور اسلام کے مفاہیم ان کے ذہن نشین کروائے جائیں اور ان کے سامنے اس دور کا تذکرہ کیا جائے جس دور میں خواتین حدیث کی خدمت کرتی تھیں حتیٰ کہ ان کی اچھی بنیاد بن جائے اور صالحات کی پیروی کریں کیونکہ وہی اچھے دوست ہیں۔